

1

## اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

**No.PAP/Legis-1(94)/2017/1606. Dated: 31<sup>st</sup> May, 2017.** The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Friday, 2<sup>nd</sup> June 2017 at 02:30 pm**, in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

سالانہ بجٹ برائے سال 2017-18 پیش کرنے کے لئے وقت  
اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

In exercise of the powers conferred under rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana**, Governor of the Punjab, hereby appoint **Friday, 2<sup>nd</sup> June 2017** for the presentation of the Annual Budget Statement for the financial year 2017-2018 to Provincial Assembly of the Punjab at 02.30 pm.

ضمنی بجٹ برائے سال 2016-17 پیش کرنے کے لئے  
وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

In exercise of the powers conferred under rule 147 read with rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana**, Governor of the Punjab, hereby appoint **Friday, 2<sup>nd</sup> June 2017** for the presentation of Supplementary Budget Statement for the financial year 2016-2017 to Provincial Assembly of the Punjab at 02.30 pm.

**Dated Lahore, the  
30<sup>th</sup> May, 2017**

**MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA  
GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

3

ایجنڈا

## برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 2۔ جون 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

(اے) بجٹ کا پیش کیا جانا

- 1۔ سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2017-18  
وزیر خزانہ سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2017-18 ایوان میں پیش کریں گی۔
- 2۔ ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 2016-17  
وزیر خزانہ ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 2016-17 ایوان میں پیش کریں گی۔

(بی) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

3۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2017

وزیر خزانہ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2017 ایوان میں پیش کریں گی۔

(سی) ترامیم اور قواعد کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

- 4۔ قانون خدمات پریسلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعہ (3) 5 کے تحت گوشوارہ دوئم میں ترامیم اور متذکرہ قانون کی دفعہ (2) 76 کے تحت وضع کردہ قواعد  
وزیر خزانہ قانون خدمات پریسلز ٹیکس پنجاب 2012 کے گوشوارہ دوئم میں ترامیم سے متعلق اعلامیہ جات اور متذکرہ قانون کے تحت وضع کردہ قواعد ایوان کی میز پر رکھیں گی۔

5

## صوبائی اسمبلی پنجاب

### 1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

### 2۔ چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی۔ پی۔ 150
2۔	رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان، ایم پی اے	پی۔ پی۔ 36
3۔	جناب اعجاز حسین بخاری، ایم پی اے	پی۔ پی۔ 15
4۔	محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے	ڈبلیو۔ 317

### 3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
2۔	جناب جہانگیر خانزادہ	:	امور نوجوانان، کھیلیں*
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کالکٹی و معدنیات، ٹرانسپورٹ*
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر آثار قدیمہ
6۔	جناب امانت اللہ خان شادی خیل	:	وزیر آبپاشی

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفیکیشن نمبر SO(CAB-II)2-10/2013 مورخہ 11۔ جون 2013۔ 29۔ مئی 2015 وزیراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (2 تا 15۔ جون 2017) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفیکیشن نمبر SO(CAB-II)2-10/2013 مورخہ 28۔ نومبر 2016 کو نئے وزیراء کو محکموں کا چارج دیا گیا اور کچھ وزیراء کے محکمے تبدیل کئے گئے۔

## 6

- 7- رانا ثناء اللہ خان : وزیر قانون و پارلیمانی امور
- 8- لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان : وزیر انسداد دہشت گردی
- 9- محترمہ حمیدہ وحید الدین : وزیر ترقی خواتین
- 10- خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ : وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
- 11- خواجہ عمران نذیر : وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
- 12- جناب بلال یسین : وزیر خوراک
- 13- میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن : وزیر آبکاری و محصولات،  
اطلاعات و ثقافت\*
- 14- خواجہ سلمان رفیق : وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
- 15- رانا مشہود احمد خان : وزیر سکولز ایجوکیشن
- 16- سید زعیم حسین قادری : وزیر اوقاف و مذہبی امور
- 17- شیخ علاؤ الدین : وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
- 18- سید رضا علی گیلانی : وزیر ہائر ایجوکیشن
- 19- میاں یاور زمان : وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
- 20- محترمہ نغمہ مشتاق : وزیر زکوٰۃ و عشر
- 21- ملک ندیم کامران : وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
- 22- میاں عطاء محمد خان مانیکا : وزیر مال
- 23- ڈاکٹر فرخ جاوید : وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
- 24- جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا : وزیر زراعت
- 25- جناب آصف سعید منیس : وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
- 26- ملک احمد یار ہنجر : وزیر جیل خانہ جات
- 27- سید ہارون احمد سلطان بخاری : وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور  
پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

- 28- مہراجاز احمد اچلانہ : وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
- 29- ملک محمد اقبال چنڑ : وزیر امداد باہمی
- 30- چودھری محمد شفیق : وزیر خصوصی تعلیم
- 31- محترمہ ذکیہ شاہنواز خان : وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول\*
- 32- ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا : وزیر خزانہ
- 33- جناب خلیل طاہر سندھو : وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

## 4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

- |     |                                 |   |                                  |
|-----|---------------------------------|---|----------------------------------|
| 1۔  | چودھری سرفراز افضل              | : | امور نوجوانان، کھلیں، آثار قدیمہ |
| 2۔  | راجہ محمد اویس خان              | : | زکوٰۃ و عشر                      |
| 3۔  | جناب نذر حسین                   | : | قانون و پارلیمانی امور           |
| 4۔  | صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی | : | لائسٹنک و ڈیری ڈویلپمنٹ          |
| 5۔  | جناب کرم الہی بندیل             | : | توانائی                          |
| 6۔  | حاجی محمد الیاس انصاری          | : | ساجی بہود و بیت المال            |
| 7۔  | چودھری فقیر حسین ڈوگر           | : | جیل خانہ جات                     |
| 8۔  | میاں طاہر                       | : | سیاحت                            |
| 9۔  | جناب محمد ثقلین انور سپرا       | : | اوقاف و مذہبی امور               |
| 10۔ | جناب امجد علی جاوید             | : | بہود آبادی                       |
| 11۔ | محترمہ نازیہ راحیل              | : | ریونیو                           |
| 12۔ | جناب عمران خالد بٹ              | : | صنعت، کامرس و سرمایہ کاری        |
| 13۔ | جناب محمد نواز چوہان            | : | ٹرانسپورٹ                        |
| 14۔ | جناب اکمل سیف چٹھہ              | : | تحفظ ماحول                       |
| 15۔ | چودھری محمد اسد اللہ            | : | خوراک                            |
| 16۔ | نوابزادہ حیدر ممدی              | : | مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ    |
| 17۔ | رانا محمد افضل                  | : | داخلہ                            |
| 18۔ | خواجہ محمد وسیم                 | : | امداد باہمی                      |

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفیکیشن نمبر 18/2013-PA:4-18 مورخہ 12۔ دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔
- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفیکیشن نمبر 1157/18-PA:4-18 مورخہ 17، 23۔ فروری 2017 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

## 10

- 19- لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان : اشتہال املاک، پی ڈی ایم اے
- 20- جناب رمضان صدیق بھٹی : لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
- 21- جناب محمد حسان ریاض : سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
- 22- چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ) : ایس اینڈ جی اے ڈی
- 23- جناب سجاد حیدر گجر : ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
- 24- جناب محمد نعیم صفدر انصاری : موصلات و تعمیرات
- 25- میاں محمد منیر : آبکاری و محصولات
- 26- ملک محمد علی کھوکھر : پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
- 27- رانا عجاز احمد نون : زراعت
- 28- جناب احمد خان بلوچ : پبلک پراسیکیوشن
- 29- جناب عامر حیات ہراج : کانکری و معدنیات
- 30- رانا بابر حسین : خزانہ
- 31- میاں نوید علی : محنت و انسانی وسائل
- 32- جناب محمود قادر خان : چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
- 33- سردار عاطف حسین خان مزاری : خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
- 34- ملک احمد کریم قسور لنگڑیال : منصوبہ بندی و ترقیات
- 35- سردار عامر طلال گوپانگ : سپیشل ایجوکیشن
- 36- چودھری خالد محمود حجب : آبپاشی
- 37- میاں فدا حسین : جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
- 38- چودھری زاہد اکرم : کالونیز
- 39- محترمہ شاہین اشفاق : ترقی خواتین

11

- 40- محترمہ موش سلطانہ : ہائر ایجوکیشن  
 41- محترمہ جونس روفن جولیس : سکولز ایجوکیشن  
 42- محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری : اطلاعات و ثقافت  
 43- جناب طارق مسیح گل : انسانی حقوق و اقلیتی امور

5- ایڈووکیٹ جنرل

جناب شکیل الرحمان خان

6- ایوان کے افسران

- سیکرٹری اسمبلی : رائے ممتاز حسین بابر  
 ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک



13

## صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا تیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 2- جون 2017

(یوم الجمع، 6- رمضان المبارک 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم 0

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 0

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ لَيْسَ لَوْفَعِهَا كَاذِبَةٌ ۝ خَافِضَةٌ

رَافِعَةٌ ۝ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًا ۝ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ

بِسًا ۝ فَكَانَتْ هَبَاءً مُتْبَتًا ۝ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا

ثَلَاثَةً ۝ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝

وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ وَالشُّعْرُونَ

الشُّعْرُونَ ۝ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝ فِي جَنَّتِ النَّعِيمِ ۝

### سورة الواقعة 1 تا 12

جب واقع ہونے والی واقع ہو جائے (1) اس کے واقع ہونے میں کچھ جھوٹ نہیں (2) کسی کو پست کرے کسی کو بلند (3) جب زمین بھونچال سے لرزنے لگے (4) اور پہاڑ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں (5) پھر غبار ہو کر اڑنے لگیں (6) اور تم لوگ تین قسم ہو جاؤ (7) تو داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (ہی چین میں) ہیں (8) اور بائیں ہاتھ والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (گرفتار عذاب) ہیں (9) اور جو آگے بڑھنے والے ہیں (ان کا کیا کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں (10) وہی (اللہ کے) مقرب ہیں (11) نعمت کی بہشتوں میں (12)

وما علینا الا البلاغ 0

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

### نعت رسول مقبول ﷺ

الحم صلی علی سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ و اصحابہ و بارک و سلم  
 جب حسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا  
 ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا  
 الحمد صلی علی سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ و اصحابہ و بارک و سلم  
 جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا  
 شاید حضور ہم سے خفاء ہیں منا کے لا  
 دنیا بہت ہی تنگ مسلمان پہ ہوگئی  
 فاروق کے زمانے کے نقشے اٹھا کے لا  
 باطل سے دب رہی ہے پھر امت رسول کی  
 منظر ذرا حسینؑ سے پھر کربلا کے لا  
 مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علم  
 دروازہ علیؑ سے یہ خیرات جا کے لا  
 جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔ جی، سیکرٹری صاحب!

### چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1. میاں مرغوب احمد، ایم پی اے پی پی-150
2. رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان، ایم پی اے پی پی-36
3. جناب اعجاز حسین بخاری، ایم پی اے پی پی-15
4. محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے ڈبلیو-317

شکریہ

(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ ایوان میں تشریف لائے تو معزز ممبران حزب اقتدار نے اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر شیر آ یا شیر آ یاد دیکھو کون آ یا شیر آ یا کے نعرے لگائے)  
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے گونوا گو،  
مک گیا تیرا شو نواز کی نعرے بازی کی)  
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار نے روعمران رو کی نعرے بازی کی)  
قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

### سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، مجھے بات کرنے دیں۔ آرڈر پلیز۔ معزز ممبران! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج کا دن گورنر پنجاب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 134 کے تحت بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ کی تقریر پیش کریں۔

### سالانہ بجٹ برائے سال 2017-18 پر وزیر خزانہ کی تقریر

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میرے لئے یہ امر باعث افتخار ہے کہ میں اس معزز ایوان کے سامنے موجودہ صوبائی حکومت کا پانچواں بجٹ برائے مالی سال 2017-18 پیش کر رہی ہوں۔ یہ ایوان گواہ ہے کہ خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں ہماری حکومت کی بھرپور کوشش رہی ہے کہ صوبے میں عوامی فلاح و بہبود، خوشحالی، یکساں معاشی ترقی، معاشرتی انصاف اور قانون کی بالادستی کو یقینی بنایا جائے۔ مجھے قوی امید ہے کہ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں حکومت کے عزم اور جذبہ خدمت کو دیکھتے ہوئے عوام آئندہ بھی مسلم لیگ (ن) کی قیادت پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کریں گے۔ تعمیر و ترقی کے جس تاریخ ساز عہد کا آغاز خادم پنجاب کی قیادت میں 2008 میں صوبہ پنجاب سے شروع ہوا وہ انشاء اللہ ہمارے اگلے دور حکومت میں بھی جاری رہے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

2. کون نہیں جانتا کہ وطن عزیز کو گزشتہ تقریباً دو دہائیوں سے اپنی تاریخ کے بدترین اندرونی اور بیرونی مسائل اور گھمبیر چیلنجز کا سامنا تھا۔ ان میں دہشت گردی کے عنقریب، توانائی کے بحران اور اقتصادی جمود جیسے مسائل سر فہرست تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی سطح پر ملک کی گرتی ہوئی ساکھ بھی ہم سب کے لئے پریشان کن تھی۔ یہ وہ حالات تھے جن میں وزیر اعظم پاکستان نے اپنے عہدے کا حلف لیا۔ 2013 کے پاکستان اور آج کے پاکستان میں جو واضح فرق نظر آتا ہے اس کا credit بلاشبہ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی مدبرانہ قیادت کو جاتا ہے۔ آج پاکستانی معیشت کا حجم 300- ارب ڈالر سے بڑھ چکا ہے، رواں مالی سال میں پاکستان کی معیشت کی شرح نمو 5.28 فیصد رہی۔ اسی طرح ہماری فی کس آمدن 1531 ڈالر سے بڑھ کر 1629 ڈالر ہو چکی ہے۔ اس وقت پاکستان کی سٹاک مارکیٹ ایشیا کی دوسری اور دنیا کی پانچ بہترین سٹاک مارکیٹس میں شمار کی جاتی ہے۔ ہمارے لئے یہ امر اعزاز کا باعث ہے کہ عالمی طور پر تسلیم شدہ Morgan Stanley Composite Index نے پاکستان کا شمار دنیا کی Emerging Markets میں کیا ہے۔

جناب سپیکر!

3. CPEC کا پروگرام وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں پاک چین دوستی کی سب سے بڑی زندہ علامت بن کر سامنے آیا ہے۔ یہ پروگرام پاکستان کی معاشی ترقی کے لئے گیم چینجر کی حیثیت رکھتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ CPEC کا ذکر کرتے ہوئے اس معاہدے کی صورت گری اور تکمیل میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی مؤثر، متواتر اور نتیجہ خیز مساعی کا ذکر نہ کرنا انصافی ہوگا۔ CPEC کے تحت اس وقت پنجاب میں مختلف نوعیت کے متعدد منصوبوں اور پراجیکٹس پر عملدرآمد جاری ہے۔ حکومت پنجاب کی کاوشوں کے نتیجے میں CPEC کے تحت بجلی کے کئی منصوبے اپنی پیداوار کا آغاز کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر!

4. ہم سب نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی زبان سے یہ اشعار اکثر سنے ہیں کہ:

جب اپنا قافلہ عزم و یقین سے نکلے گا  
جہاں سے چاہیں گے رستہ وہیں سے نکلے گا  
وطن کی مٹی مجھے ایڑیاں رگڑنے دے  
مجھے یقین ہے کہ چشمہ یہیں سے نکلے گا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے اس پیارے صوبے میں ان اشعار کی عملی تفسیر کے سفر کا آغاز ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر!

5. CPEC سمیت پنجاب حکومت کے تمام منصوبے اس مثالی شفافیت، میرٹ اور گڈ گورننس کے زندہ مظہر ہیں جو کسی بھی حکومت کے لئے باعث اعزاز ہو سکتے ہیں۔ ایک ایسے معاشرے میں جہاں میگا پراجیکٹس میں سالہا سال کا التواء، ان کی تکمیل میں کرپشن اور kickbacks کی وصولیوں اور اس کے نتیجے میں لاگت میں کئی گنا اضافہ معمول کی بات سمجھی جاتی رہی ہے، وہاں منصوبوں کی بروقت بلکہ قبل از وقت تکمیل اور طے شدہ اخراجات میں بچت یقیناً ایک حیرت انگیز کارنامے سے کم نہیں۔ میں یہاں واضح کر دینا چاہتی ہوں کہ یہ بچت تخمینوں اور لاگت میں تفاوت کا نتیجہ نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے

جذبہ خدمت اور صوبائی امور میں شفافیت، میرٹ اور قانون کی بالادستی کو دیکھتے ہوئے مختلف منصوبوں کے لئے سب سے کم بولی دینے والے یعنی Lowest Bidders نے اپنی پیشکش کو از خود کم کر دیا۔ میں نہایت فخر کے ساتھ یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اس ضمن میں رواں برس کے دوران مختلف پراجیکٹس میں حکومت پنجاب نے 220- ارب روپے کی ناقابل یقین بچت کی۔

جناب سپیکر!

6. حکومت پنجاب ایک جامع Economic Growth Strategy کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ اس جامع حکمت عملی کے ثمرات معاشی ترقی، صحت و تعلیم کی بنیادی سہولیات کی فراہمی، توانائی، بحران کا خاتمہ اور دہشت گردی سے نجات کی صورت میں پنجاب کے عوام تک پہنچ رہے ہیں۔ آئندہ مالی سال 2017-18 کا بجٹ بھی ہماری انہی ترجیحات کا عکاس ہے۔ میں مسرت کے ساتھ یہ اعلان کرتی ہوں کہ مالی سال 2017-18 کے بجٹ میں صحت عامہ، تعلیم، زراعت، امن عامہ و انصاف اور مقامی حکومتوں کے لئے مجموعی طور پر 1017- ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں جو کہ کل بجٹ کا تقریباً 59 فیصد ہے۔ ان حکومتی ترجیحات کا مقصد پنجاب کے عوام کو ایسی sustainable development کا حصہ بنانا ہے جس کے ثمرات سے آنے والی نسلیں بھی بہرہ مند ہوں اور ہم ترقی یافتہ دنیا میں اپنا جائز مقام حاصل کر سکیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف "گوانوازگو، گوشہ بازگو"

کی نعرے بازی کرتے رہے اور سیٹیاں بجاتے رہے)

جناب سپیکر!

7. سرمایہ کاری کے لئے ایک جامع انفراسٹرکچر، گڈ گورننس، شفافیت، میرٹ اور قانون کی بالادستی بنیادی ضروریات ہیں۔ الحمد للہ پنجاب آج یہ تمام شرائط پوری کر رہا ہے۔ چنانچہ ایک طرف CPEC کے ذریعے چینی سرمایہ کار پنجاب میں صنعت، توانائی اور انفراسٹرکچر کے شعبوں میں سرگرم ہو چکے ہیں تو دوسری طرف برادر ملک ترکی سمیت دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے کاروباری حضرات اور سرمایہ کار بھی پنجاب میں پہلے سے بڑھ کر سرمایہ کاری میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ یہ امر نہایت خوش آئند ہے کہ گزشتہ دنوں لاہور میں

منعقدہ دوسرے انٹرنیشنل بزنس سیمینار میں شامل 20 ملکوں کے سرمایہ کاروں نے پنجاب میں سرمایہ کاری کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا اور ان کے ساتھ مجموعی طور پر 57 کے قریب معاہدے اور MOUs کئے گئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

8. یہ معزز ایوان آگاہ ہے کہ رواں مالی سال میں پنجاب میں بلدیاتی حکومتوں کا ایک جامع نظام رائج کر دیا گیا ہے۔ مقامی قیادتیں اب مقامی سطح پر ہی عوامی مسائل حل کر رہی ہیں اور اس مقصد کے لئے وسائل کی فراہمی میں کوئی کمی نہیں آنے دی جا رہی۔ اس کے ساتھ ساتھ ضلعی ایجوکیشن اتھارٹی اور ضلعی ہیلتھ اتھارٹی کے قیام سے ان دو شعبہ جات میں بھی مقامی قیادت کے ذریعے عوام کو فیصلہ سازی میں شامل کیا گیا ہے۔ میں انتہائی فخر سے اس معزز ایوان کو بتانا چاہتی ہوں کہ PFC ایوارڈ کے ذریعے جو ایک فارمولا بیسڈ، شفاف اور متوازن وسائل کی تقسیم کا فارمولا ہے صوبے کے قابل تقسیم محاصل کا 44 فیصد حصہ ان مقامی حکومتوں کے لئے مختص کر دیا گیا ہے۔ میں اس معزز ایوان کو آگاہ کرنا چاہوں گی کہ پنجاب کے علاوہ پاکستان کی کسی اور صوبائی حکومت کو مقامی حکومتوں کے لئے فارمولا بیسڈ فنڈز اور وسائل مختص کرنے کا اعزاز حاصل نہیں ہوا۔

جناب سپیکر!

9. پاکستان کے عوام ہی پاکستان کا اصل سرمایہ ہیں ہماری تمام رونقیں اور زندگی کے تمام رنگ ہمارے عوام ہی کے دم سے ہیں۔ خادم پنجاب کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ صوبے کے ہر ممکن وسائل کا رخ عام آدمی کی طرف موڑ کر اس کی زندگی میں زیادہ سے زیادہ آسانیاں پیدا کی جاسکیں۔ شہروں میں عام آدمی کے لئے رواں دواں ارنکنڈیشنڈ میٹرو اور سپیڈ ولسپس ہوں یا دیہات میں عالمی معیار کی سڑکوں کی تعمیر، ہونہار طالب علموں کے لئے لیپ ٹاپ کی فراہمی ہو یا کم وسیلہ خاندانوں کے ہونہار بچوں کے لئے بہترین تعلیمی اداروں میں داخلے کے مواقع، صوبے کے دور افتادہ علاقوں میں موبائل ہیلتھ یونٹس کا اجراء ہو یا کسان package کے ذریعے پنجاب کے لاکھوں کاشتکاروں کے لئے ریلیف، یہ سب اقدامات اس سوچ کی عکاسی کرتے ہیں جو ہماری قیادت کے دل میں ایک عام آدمی کا دردن کر دھڑکتی ہے۔

جناب سپیکر!

10. اب میں اس معرزا یوان کے سامنے آئندہ مالی سال 2017-18 کے میزانیہ کے اہم خدو خال پیش کرنے کی اجازت چاہوں گی۔ 2017-18 کے صوبائی بجٹ کا کل حجم 1970-ارب اور 70 کروڑ روپے ہے جو کہ پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ ہے۔ اسی طرح آئندہ مالی سال 2017-18 کا 635-ارب روپے حجم کا ترقیاتی پروگرام بھی پاکستان میں کسی بھی صوبے کی تاریخ کا سب سے بڑا ترقیاتی پروگرام ہے۔ یہ رواں مالیاتی سال کی نسبت 15 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

11. مالی سال 2017-18 میں General Revenue Receipts کی مد میں 1502-ارب روپے کا تخمینہ ہے۔ Federal Divisible Pool سے پنجاب کو 1154-ارب اور 18 کروڑ روپے کی آمدن متوقع ہے۔ صوبائی ریونیو کی مد میں 48-ارب اور 30 کروڑ روپے کا estimate کیا گیا ہے جس میں taxes کی مد میں 230-ارب اور 98 کروڑ روپے جبکہ non-tax ریونیو کی مد میں 117-ارب روپے شامل ہیں۔ مالی سال 2017-18 میں جاریہ اخراجات کا کل تخمینہ 1021-ارب روپے ہے۔ جس میں تنخواہوں کی مد میں 258-ارب روپے، پنشن کی مد میں 173-ارب روپے، مقامی حکومتوں کے لئے 361-ارب روپے اور سروس ڈیلوری اخراجات کے لئے 228-ارب اور 10 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ یہ سروس ڈیلوری اخراجات بنیادی طور پر عوام کو تعلیم، صحت، امن وامان اور دیگر ضروری خدمات بہم پہنچانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر!

12. اب میں چند اہم سیکٹرز کے لئے آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں مختص کئے گئے تخمینہ جات اور اہم اقدامات اس معرزا یوان کے سامنے پیش کرنا چاہوں گی۔

(اس مرحلہ پر معرزا ممبران حزب اختلاف "گونوازگو، گوشہ بازگو"

کی نعرے بازی کرتے رہے، سیٹیاں بجاتے رہے اور بجٹ کی کاپیاں پھاڑ کر پھینکتے رہے)

جناب سپیکر: معرزا ممبران! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ Order please. Order in the House.



وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

جناب سپیکر!

13. سوشل سیکٹر ہماری حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ تعلیم، صحت، واٹر سپلائی اور sanitation، وومن ڈویلپمنٹ اور سوشل ویلفیئر پر مشتمل اس سیکٹر کے لئے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں مجموعی طور پر 201۔ ارب اور 63 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے جو کہ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کا 32 فیصد ہے۔

جناب سپیکر!

14. میں انتہائی فخر سے یہ اعلان کرتی ہوں کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں شعبہ تعلیم میں مجموعی طور پر 345۔ ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ یہ رواں مالی سال کے مختص کردہ فنڈز سے تقریباً 33۔ ارب روپے زیادہ ہے۔ سکول ایجوکیشن کے شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 53۔ ارب 36 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

15. جیسا کہ میں عرض کر چکی ہوں کہ مقامی حکومتوں کے نئے نظام کے تحت یکم جنوری 2017 سے صوبہ بھر میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں مجموعی طور پر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے لئے 230۔ ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ میں یہاں یہ واضح کر دینا چاہتی ہوں کہ ضلعی حکومتوں کے سابقہ نظام کے تحت رواں مالی سال میں ضلعی سطح پر تعلیم کے لئے 169۔ ارب روپے خرچ کئے جانے تھے۔ اس طرح آئندہ مالی سال میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کو 36.6 فیصد اضافی وسائل مہیا کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

16. وزیر اعلیٰ کے "پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب" کے انقلابی پروگرام کو آئندہ مالی سال میں بھی اسی جوش، جذبے اور ولولے سے جاری رکھا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت 18-2015 تک کے اہداف میں کلاس رومز میں بلند معیار تعلیم کو یقینی بنانا، مثالی تدریسی ماحول، بہتر راہنمائی اور مؤثر احتساب کا نظام، عالمی معیار کی کتب کی مفت فراہمی، بچوں کا سکول میں 100 فیصد

یقینی داخلہ اور Early Childhood Education کا پروگرام شامل ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق پنجاب میں سکول جانے والے عمر کے بچوں کی کل تعداد کا 90 فیصد سے زائد سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ میں یہاں اس معرزی ایوان کو ضرور بتانا چاہوں گی کہ رواں مالی سال 2016-17 میں Student Drop-out Rate میں 4 فیصد کمی حاصل ہوئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہم جلد ہی 100 فیصد انرولمنٹ کے ہدف کو حاصل کر لیں گے۔ میں یہاں انتہائی خوشی سے اس معرزی ایوان کو آگاہ کرنا چاہتی ہوں کہ ورلڈ بینک کی حالیہ رپورٹ "Pakistan Development Update" نے حکومت پنجاب کے تعلیم کے شعبے میں کئے گئے اقدامات اور ان کے نتائج کو پاکستان کی تمام صوبائی حکومتوں سے بہتر قرار دیا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق پنجاب کے 93 فیصد سکولوں میں تمام بنیادی سولیات فراہم کر دی گئی ہیں جبکہ سندھ میں یہ شرح 23 فیصد، خیبر پختونخوا میں 44 فیصد اور بلوچستان میں 26 فیصد ہے۔ اسی طرح پنجاب 98 فیصد Gross Enrollment Rate برائے پرائمری کے ساتھ سرفہرست ہے۔

جناب سپیکر!

17. آپ کے علم میں ہے کہ تمام سرکاری سکولوں کی سطح پر والدین اور معرزی علاقہ پر مشتمل سکول کونسلز کو مزید باختیار کیا گیا ہے۔ چنانچہ سکولوں کی روزمرہ ضروریات کے لئے نان سیلری بجٹ (NSB) پروگرام کے تحت 14۔ ارب روپے کی گرانقدر رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ سکول کونسلز، منظور شدہ پالیسی کے تحت، اپنے سکولوں کی ضروریات کا تعین اور ان پر ہونے والے اخراجات کرنے کا پورا حق رکھتی ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم کسی قوم کے مستقبل کی راہ متعین کرنے والے بنیادی عناصر میں شامل ہے۔ ہماری حکومت نے پنجاب کے 16 پسماندہ اضلاع میں لڑکیوں کے وظائف کی مالیت میں پانچ گنا اضافہ کیا تھا آج "زیور تعلیم پروگرام" کے تحت ان پسماندہ ترین اضلاع میں قوم کی 4 لاکھ 62 ہزار بیٹیاں تعلیم سے مستفید ہو رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں آئندہ مالی سال کے لئے 6۔ ارب 50 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ سرکاری سکولوں میں تمام بچوں کو مفت Text Books کی فراہمی کے لئے 3۔ ارب 50 کروڑ روپے فراہم کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

18. آپ کو یاد ہوگا کہ رواں مالی سال میں حکومت نے Strengthening of Schools کے ایک دو سالہ جامع اور مربوط پروگرام کا آغاز کیا تھا۔ رواں مالی سال میں اس پروگرام کے تحت صوبہ بھر میں 28۔ ارب روپے کی لاگت سے تمام سکولوں میں مخدوش عمارتوں کی بحالی، پرائمری سکولوں میں 36 ہزار نئے کلاس رومز کی تعمیر اور missing facilities کی فراہمی شامل ہیں۔ "خادم پنجاب سکول پروگرام" کے انقلاب آفرین منصوبے کے تحت 13۔ ارب روپے کی لاگت سے 3,421 سکولوں میں 6,519 اضافی کمرے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس عظیم الشان منصوبے کے لئے 6۔ ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ 1200 سکولوں کی مخدوش عمارتوں کی بحالی کے لئے 4۔ ارب روپے کی رقم اور missing facilities کی فراہمی کے لئے 2۔ ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ ان اقدامات اور منصوبوں کے نتیجے میں پنجاب بھر کے تمام سرکاری سکولوں میں انفراسٹرکچر کی 100 فیصد ضروریات کو پورا کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

19. آپ اس امر سے اتفاق کریں گے کہ تعلیمی اداروں میں لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے بجلی کی فراہمی میں پیدا ہونے والا تعطل ہمارے طلباء کے قیمتی وقت کے ضیاع کا باعث بنتا ہے۔ چنانچہ پنجاب کے دس ہزار سکولوں کو بندرتج "خادم پنجاب اجالا پروگرام" کے تحت سولر سسٹم پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ یہ سکول ایسے علاقے میں واقع ہیں جہاں گرڈ کے مسائل کی وجہ سے بجلی کی فراہمی ناممکن یا ناہموار ہے۔

جناب سپیکر!

20. پنجاب حکومت کو پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کم وسیلہ خاندانوں کے بچوں کو سرکاری خرچ پر ان کے اپنے علاقوں میں پرائیویٹ سکولوں میں تعلیم دلانے کا منفرد اعزاز حاصل ہے۔ الحمد للہ ہماری اس روشن روایت کی تقلید دوسرے صوبوں میں بھی کی جا رہی ہے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعے اس پروگرام کے تحت 25 لاکھ سے زائد طلباء و طالبات

کو تعلیم کی روشنی سے ہمکنار کیا جا چکا ہے۔ سرکاری خرچ پر زیادہ سے زیادہ طلباء و طالبات کو پرائیویٹ سکولوں میں تعلیم دلانے کے لئے آئندہ سال میں اس پروگرام کا بجٹ بڑھا کر 16۔ ارب روپے کیا جا رہا ہے۔ ہمارے اس اقدام سے ایسے طالب علموں کی تعداد 25 لاکھ سے بڑھ کر 28 لاکھ ہو جائے گی۔ اسی طرح PEF کے تحت جاری پبلک سکول سپورٹ پروگرام (PSSP) کے ذریعے اب تک غیر تسلی بخش کارکردگی والے 4,275 سرکاری سکول شعبہ تعلیم میں کام کرنے والے نجی شعبے کے معروف فلاحی اداروں کے حوالے کئے جا چکے ہیں۔ یہ ایک ایسا initiative ثابت ہوا ہے جس نے صوبے کے تعلیمی منظر نامہ کو بدل کے رکھ دیا ہے۔ اس اقدام سے صوبے کے ان سکولوں میں طلباء کی تعداد دو گنی ہو گئی ہے۔ اس پروگرام کی شاندار کامیابی کے پیش نظر صوبے میں Punjab Education Initiative Management Authority کے قیام کا فیصلہ کیا گیا ہے جو نجی شعبے کے اشتراک کے ساتھ فروغ تعلیم کے اس پروگرام کو آگے بڑھانے کا فریضہ انجام دے گی۔ آئندہ مالی سال میں اس اتھارٹی کے لئے 7۔ ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے  
وزیراعظم کے خلاف مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

21. مسلم لیگ (ن) کی حکومت دعوؤں پر نہیں عمل پر یقین رکھتی ہے۔ خادم پنجاب نے اپنے عوام سے وعدہ کیا تھا کہ صوبے کا کوئی بچہ محض اس لئے اعلیٰ یا پیشہ ورانہ تعلیم سے محروم نہیں رہے گا کہ اس کے والدین کے پاس اس کی تعلیم جاری رکھنے کے لئے وسائل موجود نہیں ہیں۔ الحمد للہ آج پنجاب وہ واحد صوبہ ہے جس کی حکومت نے غریب مگر ہونما طلباء کو ان کے پسند کے اداروں میں مزید تعلیم دلانے کا فرض اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔

جناب سپیکر! یہ دعویٰ نہیں حقیقت ہے کہ آج کے دن تک صوبے کے 2 لاکھ 60 ہزار مستحق اور ہونما طالب علم حکومتی وظائف کے ذریعے ملکی اور غیر ملکی اعلیٰ یونیورسٹیوں اور دوسرے تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اس مقصد کے حصول کے لئے پنجاب حکومت کی طرف سے 17۔ ارب روپے مالیت کے Punjab Educational Endowment Fund (PEEF) کے ذریعے اب

تک 11- ارب روپے سے زائد مالیت کے وظائف صرف اور صرف میرٹ کی بنیاد پر طالب علموں میں تقسیم کئے جاچکے ہیں۔ آئندہ مالی سال میں اس فنڈ کے لئے 5- ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے جس سے اس فنڈ کا حجم بڑھ کر 22- ارب روپے ہو جائے گا اور اس سے مجموعی طور پر ساڑھے تین لاکھ طلباء و طالبات مستفید ہوں گے۔ پنجاب کے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ آج کسی ماں کو اپنے بچے کی تعلیم کی خاطر اپنا زیور نہیں بیچنا پڑتا۔ اسی طرح حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں جنوبی پنجاب میں تونہ اور منکیرہ میں بچوں اور بچیوں کے لئے چار علیحدہ علیحدہ دانش سکولوں کی تعمیر، دانش سکول میلسی میں کلاسز کا اجراء اور موجودہ دانش سکولوں اور Centres of Excellence کی اپ گریڈیشن کے منصوبوں کے لئے 3- ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

22. آئندہ مالی سال کے بجٹ میں ہائر ایجوکیشن کے شعبے کے لئے مجموعی طور پر 44- ارب 60 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے لئے 18- ارب سے زائد کے فنڈز مہیا کئے جا رہے ہیں۔ اس شعبے کے چیدہ چیدہ منصوبہ جات درج ذیل ہیں:

- ✚ صوبہ بھر میں پچاس نئے ڈگری کالجز کی تکمیل۔
- ✚ ہائر ایجوکیشن کے اساتذہ کی تربیت کے لئے "ٹیچر ز اکیڈمی" کا قیام۔
- ✚ رواں مالی سال میں قائم کی گئی تین نئی یونیورسٹیوں کی عمارتوں کی تعمیر۔
- ✚ خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی رحیم یار خان کی عمارت کی تکمیل۔
- ✚ شہباز شریف میرٹ سکالرشپ کے تحت ہونہار طلباء کے لئے دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں ماسٹرز اور پی ایچ ڈی کے لئے 80 کروڑ روپے کے وظائف۔
- ✚ لاہور اور رحیم یار خان کے بعد فیصل آباد میں بھی آئی ٹی یونیورسٹی کا قیام۔
- ✚ امتحانات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کے لئے ترکی، جرمنی اور برطانیہ کے تعلیمی دوروں کا اہتمام۔
- ✚ چین اور ترکی کے ساتھ بڑھتے ہوئے تجارتی اور سماجی تعلقات کے تناظر میں چیف منسٹر لیٹنگوئج سکالرشپ پروگرام کے تحت بیجنگ اور ترکی میں بالترتیب چینی اور ترکی

زبان سیکھنے کے لئے تقریباً 70 کروڑ روپے کی لاگت سے طلباء و طالبات کے لئے سکالرشپ پروگرام۔

جناب سپیکر!

23. وزیر اعلیٰ لیپ ٹاپ سکیم کے تحت چوتھے مرحلہ میں رواں مالی سال میں 7۔ ارب روپے کی لاگت سے مزید ایک لاکھ پندرہ ہزار ہونہار طلباء و طالبات کو میرٹ کی بنیاد پر لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کی فراہمی کا عمل جاری ہے۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے تین لاکھ دس ہزار لیپ ٹاپ کمپیوٹرز ہونہار طلباء و طالبات کو فراہم کئے جا چکے ہیں۔ حکومت پنجاب کے 20۔ ارب روپے کی لاگت کے اس منصوبے سے طلباء میں صحت مند مقابلے اور انفارمیشن ٹیکنالوجی سے بھرپور استفادہ کا رجحان فروغ پا رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

24. کسی بھی معاشرے کی تعمیر و ترقی میں استاد بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں اساتذہ کو جو ممتاز مقام حاصل ہے اس سے ہم سب بخوبی آگاہ ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کا پختہ یقین ہے کہ استاد کو اس کا جائز مقام اور مرتبہ دیئے بغیر تعلیمی نظام سے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کئے جاسکتے۔ صوبہ پنجاب کے 95 فیصد اساتذہ کرام سکولوں میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے اساتذہ کرام کو اپ گریڈ کرنے کی ہدایت کی ہے، چنانچہ میں انتہائی خوشی سے یہ اعلان کرتی ہوں کہ پرائمری سکول ٹیچر (PST) کو گریڈ 9 سے اپ گریڈ کر کے گریڈ 14، ایلمینٹری سکول ٹیچر (EST) کو گریڈ 14 سے 15 اور گریڈ 15 میں پہلے سے موجود EST اساتذہ کو گریڈ 16 میں اپ گریڈ کیا جائے گا۔ گریڈ 16 میں پہلے سے موجود EST اساتذہ کرام کو دو اضافی سالانہ increments دی جائیں گی اور یہی سہولت تمام SST اساتذہ کو بھی دی جائے گی کسی طرح Non-Formal Basic Education کے اساتذہ کے اعزاز یہ میں بھی اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس اپ گریڈیشن package کی تفصیلات جلد ہی notify کی جائیں گی۔ اس package پر آئندہ مالی سال میں یکم جنوری 2018 سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا اور تقریباً 9۔ ارب روپے سالانہ کی مالیت کے اس package سے مجموعی طور پر تقریباً تین لاکھ سے زائد اساتذہ کرام مستفید ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

25. صحت کے شعبے میں بہترین سہولیات کی فراہمی ہمیشہ سے حکومت کی اولین ترجیح رہی ہے۔ صحت کے شعبے میں رواں مالی سال میں بہت سے نئے اقدامات اور منصوبوں کا آغاز کیا گیا۔ میں انتہائی فخر سے یہ اعلان کرتی ہوں کہ آئندہ مالی سال میں صحت عامہ کے لئے مجموعی طور پر 263۔ ارب 22 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے جو کہ آئندہ مالی سال کے کل بجٹ کا 15.4 فیصد ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر دوران تقریر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے مسلسل

"گونوازگو، جھوٹے جھوٹے، شوخا شوخا اور کون بچائے گا پاکستان عمران خان

عمران خان کی نعرے بازی کی جاتی رہی)

جناب سپیکر!

26. ورلڈ بینک کی Pakistan Development Update کی رپورٹ کے مطابق صوبہ پنجاب مجموعی طور پر ہیلتھ indicators میں باقی صوبوں کی نسبت آگے ہے۔ ہماری حکومت عوام کو میسر صحت کی ان سہولیات کو مزید بہتر بنانے کا عزم رکھتی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے مقامی، تحصیل اور ضلعی سطح پر وسیع اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کا قیام بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ یہ اتھارٹیز ضلعی سطح پر موجود تمام ہیلتھ facilities اور ہسپتالوں کی مینجمنٹ کی ذمہ دار ہوں گی۔ اس برس پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کا بجٹ 66۔ ارب روپے تھا۔ حکومت نے اس بجٹ کو تقریباً دوگنا کرنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ آئندہ مالی سال میں پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے لئے 112۔ ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔ ضلعی ہیلتھ اتھارٹیز کے لئے اس بجٹ میں سے 73۔ ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

27. آپ کو یاد ہو گا کہ گزشتہ سال میں نے بجٹ تقریر میں یہ اعلان کیا تھا کہ صوبے بھر میں واقع تمام ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتالوں کی مکمل revamping کی جائے گی۔ مجھے

خوشی ہے کہ ان ہسپتالوں کی modernization اور عام آدمی کو علاج معالجہ کی جدید سہولیات کی فراہمی کے لئے 20۔ ارب روپے کی خطیر رقم خرچ کی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں ہسپتالوں میں انفرا سٹرکچر کے علاوہ جدید مشینوں کی فراہمی، اضافی ڈاکٹرز اور نرسز کی تعیناتی کے ساتھ ساتھ janitorial اور سکيورٹی جیسی سروسز کی outsourcing بھی شامل ہیں۔ اسی طرح سی ٹی سکین مشینوں سمیت مختلف Diagnostic Services کو بھی نجی شعبے کے اشتراک سے operate کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس طرح پنجاب میں ضلعی سطح کے ہسپتالوں میں 20 اضافی سی ٹی سکین مشینیں مہیا ہو جائیں گی۔ Anesthetists کی کمی شعبہ صحت کا ایک دیرینہ مسئلہ رہا ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے پنجاب کے طول و عرض میں موجود پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر کے Anesthesia کے ماہرین کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حکومت کی اس سکیم کے تحت اب تک 84 ڈاکٹرز اپنی رجسٹریشن کروا چکے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

28. پرائمری ہیلتھ کیئر کے شعبے میں وزیر اعلیٰ ہیلتھ ریفارم روڈ میپ پروگرام کے تحت multi-dimensional اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سے چیدہ چیدہ اقدامات درج ذیل ہیں:

❖ ایک ارب روپے کی ابتدائی رقم سے جنوبی پنجاب کے دور دراز علاقوں میں جہاں علاج معالجہ کی عام سہولتوں کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، مزید 100 موبائل ہیلتھ یونٹس کی فراہمی۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! ان میں سے 16 موبائل ہیلتھ یونٹس آئندہ چند ہفتوں میں صوبے میں اپنی خدمات کی فراہمی کا آغاز کر دیں گے۔

❖ میپائٹس کنٹرول پروگرام کے دائرہ اختیار کی 80 ہسپتالوں سے بڑھا کر تمام ٹی ایچ کیوز، ڈی ایچ کیوز اور ٹیچنگ ہسپتالوں تک توسیع۔ (نعرہ ہائے تحسین)

❖ صوبے کی پانچوں Drug Testing Laborites کی انفرا سٹرکچر، مشینری اور سٹاف کے لحاظ سے عالمی معیار کے مطابق تشکیل نو اور 2۔ ارب روپے کی مالیت سے Punjab Agriculture, Food and Drug Authority



- (PAFDA) کا قیام بھی شامل ہے۔ اس اتھارٹی کے تحت ادویات، خوراک اور زرعی ادویات کی عالمی معیار کے مطابق ٹیسٹنگ کی جائے گی۔
- ❖ جعلی اور غیر معیاری ادویات کے خلاف صوبے بھر میں کریک ڈاؤن جاری ہے۔ اب تک غیر معیاری ادویات بنانے والے 84 manufactures کے خلاف ایکشن لیا جا چکا ہے۔ حکومت اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے جامع قانون سازی بھی کر چکی ہے۔
- ❖ صوبے بھر کے ادویہ سازی کے کارخانوں کی GMP Inspection سمیت تمام میڈیکل سٹوروں کی Digital Mapping اور Drugs Sale License کی تجدید کے لئے اقدامات۔
- ❖ جنوبی پنجاب کے 11 اضلاع میں زچہ بچہ کی صحت کی بہتری کے لئے تقریباً ایک ارب روپے کے فنڈز کی فراہمی۔
- ❖ پنجاب میں BHUs اور RHCs کے انتظام کو بہتر بنانے کے لئے Punjab Health Facilities Management Company کا قیام۔
- ❖ رواں مالی سال میں صوبہ بھر کے تمام ہسپتالوں اور مراکز صحت میں موجود سہولیات کو بہتر بنانے اور ان میں اضافہ کے لئے Health Councils کی تشکیل کی گئی تھی اور ان کو نسلز کو رواں مالی سال میں 3۔ ارب روپے مہیا کئے گئے تھے۔ آئندہ مالی سال میں ہیلتھ کونسلز کے لئے 2۔ ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ (شور و غل)
- ❖ صوبہ بھر کے تمام ہسپتالوں اور مراکز صحت کو 10۔ ارب روپے کی معیاری ادویات مہیا کی جا رہی ہیں۔ میں یہاں یہ ضرور ذکر کرنا چاہوں گی کہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ صرف بین الاقوامی اور اعلیٰ معیار کی بہترین کمپنیوں کی ادویات خریدی گئی ہیں۔ اب پنجاب کے طول و عرض میں بسنے والا عام آدمی بھی اسی کوالٹی کی ادویات سے مستفید ہو گا جو کہ اس سے پہلے صرف امراء کی ہی دسترس میں تھیں۔ مزید برآں ادویات کی storage کا جدید نظام وضع کیا گیا ہے۔
- ❖ حکومت حاملہ خواتین کے لئے safe delivery کی سہولت کو یقینی بنانے کے لئے ایک جامع منصوبے پر عمل پیرا ہے۔ لیڈی ہیلتھ ورکر پروگرام کے تحت دیہات میں بسنے والی خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے Rural Ambulance Service کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت صوبے بھر کی ضرورت مند حاملہ خواتین کی نزدیکی مراکز صحت تک فوری منتقلی اور ان بنیادی مراکز صحت میں طبی سہولتوں کی چوبیس گھنٹے فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے ان health facilities سے

فائدہ اٹھانے والی خواتین کی تعداد 60 ہزار ماہانہ سے تجاوز کر چکی ہے۔ رواں مالی سال میں مزید 103 BHUs کو 24/7 کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں ان 24/7 BHUs اور صوبے میں موجود تمام RHCs پر الٹرا سائونڈ کی فراہمی کے لئے آئندہ مالی سال میں تقریباً 70 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

(اس مرحلہ پر تقریر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مک گیا تیراشونواز، گونواز، گونواز اور جھوٹ ہے، جھوٹ ہے کی نعرے بازی کی جاتی رہی اور مسلسل سیٹیاں بجائی جاتی رہیں)

جناب سپیکر!

29. آئندہ مالی سال کے بجٹ میں محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن کے لئے تقریباً 120۔ ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ آئندہ مالی سال میں محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کی ترقیاتی سکیموں کے لئے 25۔ ارب 26 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ میں یہاں اس ڈیپارٹمنٹ کے درج ذیل چیدہ چیدہ اقدامات کا ذکر کرنا چاہوں گی:
- ❖ موجودہ مالی سال 2016-17 میں تمام صوبائی ہسپتالوں کے لئے ادویات کی مد میں 12۔ ارب روپے مہیا کئے گئے تھے۔ آئندہ مالی سال 2017-18 میں اس مد میں 16۔ ارب روپے تجویز کئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دوائیوں کی ترسیل کو بہتر کرنے کے لئے جدید ترین نظام وضع کیا جا رہا ہے۔
  - ❖ مری میں علاج معالجہ کی سہولیات کی فراہمی کے لئے 4½۔ ارب روپے کی لاگت سے جدید ہسپتال کے قیام کا منصوبہ بھی تشکیل دیا گیا ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس منصوبے کے لئے 71 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔
  - ❖ چار بڑے Tertiary ہسپتالوں کی revamping
  - ❖ آئندہ مالی سال میں میڈیٹائٹس کے مریضوں کے لئے ادویات فراہم کرنے کی مد میں 3۔ ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹیچنگ ہسپتالوں میں میڈیٹائٹس کلینک کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔
  - ❖ رواں مالی سال میں ملتان، راولپنڈی اور فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔
  - ❖ آئندہ مالی سال میں Tertiary ہسپتالوں میں 6 ہزار سے زائد ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیاں پیدا کی گئی ہیں۔

- ❖ ہسپتال میں ventilators کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 40 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔
  - ❖ تمام Tertiary ہسپتالوں کی janitorial اور سکیورٹی سروسز کو بھی out-source کیا جا رہا ہے اور اس مقصد کے لئے ایک ارب 60 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔
  - ❖ آئندہ مالی سال میں بھکر اور اٹک میں دو نئے میڈیکل کالجز قائم کئے جائیں گے جبکہ بہاولنگر کے میڈیکل کالج کے منصوبے پر کام تیزی سے جاری رہے گا۔
  - ❖ رواں مالی سال میں پنجاب کے بڑے ہسپتالوں میں 1700 بیڈز کا اضافہ کیا گیا۔ آئندہ سال میں مختلف منصوبوں کے تحت ہسپتالوں میں 2 ہزار بیڈز کا اضافہ کرنے کی تجویز ہے۔
  - ❖ پنجاب کے عوام کو بلا معاوضہ ڈائلیسز کی سہولت پہنچانے کے لئے رواں مالی سال میں 60 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔ آئندہ مالی سال میں حکومت پنجاب اس مقصد کے لئے 70 کروڑ روپے کی رقم مختص کر رہی ہے۔
- (اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے  
"جھوٹ ہے جھوٹ ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

30. حکومت پنجاب نے گزشتہ برس لاہور میں جگر اور گردے کی بیماریوں کے علاج اور ٹرانسپلانٹ کے لئے ایک عظیم الشان منصوبے یعنی Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Center پر کام کی بنیاد رکھی تھی۔ اس منصوبے کا پہلا فیروز ستمبر 2017 میں 19۔ ارب روپے کی لاگت سے مکمل ہونے جا رہا ہے۔ ابتدائی طور پر اس میں 110 بستروں کی گنجائش ہے جسے مارچ 2018 میں بڑھا کر 320 بستروں تک کیا جائے گا۔ میں یہاں ضرور ذکر کرنا چاہوں گی کہ PKLI کے ابتدائی یونٹ نے مریضوں کو علاج معالجے کی مفت سہولیات کی فراہمی کا پہلے ہی آغاز کر دیا ہے۔ اسی طرح ہیلتھ انشورنس کے منصوبے پر بھی تیزی سے کام جاری ہے اور اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 2۔ ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔
- (اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف مسلسل سیٹیاں بجاتے رہے)

جناب سپیکر!

31. حکومت پنجاب ایک جامع پروگرام کے تحت سرکاری ہسپتالوں کے انتظام کو بہتر بنانے کے لئے نجی شعبے کے فلاحی اداروں کے ساتھ اشتراک کر رہی ہے۔ اب تک ملتان انسٹیٹیوٹ آف کڈنی ڈیزیز اور طیب اردگان ہسپتال مظفر گڑھ سمیت سات سرکاری ہسپتال ایسے فلاحی اداروں کے حوالے کئے جا چکے ہیں۔ حکومت کا یہ initiative نتائج کے حوالے سے بہترین اقدام ثابت ہوا ہے اور ان ہسپتالوں میں عوام کو معیاری طبی سہولیات بلا معاوضہ میسر آ رہی ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے  
"مک گیا تیراشو نواز، گونواز گو شہباز" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

32. پینے کا صاف پانی ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ حکومت پنجاب پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے "پنجاب صاف پانی پروگرام" کے میگا پراجیکٹ کا آغاز کر چکی ہے اور ابتدائی طور پر اس سے جنوبی پنجاب کے تمام اضلاع مستفید ہوں گے۔ آئندہ مالی سال میں "پنجاب صاف پانی پروگرام" کے لئے تقریباً 25۔ ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ یہ منصوبہ انسانی صحت کے حوالے سے ایک انقلاب آفرین منصوبہ ثابت ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ صاف پانی کی فراہمی کے لئے 30 کروڑ روپے کی لاگت سے صوبہ بھر میں دستی نلکوں کے منصوبے پر بھی کام کا آغاز کیا جائے گا۔ اسی طرح صوبہ بھر میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے مختلف منصوبوں پر کام آئندہ مالی سال میں بھی جاری رہے گا اور مجموعی طور پر ان منصوبوں کے لئے 5۔ ارب 70 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

33. عوام کو ملاوٹ اور مضر صحت عناصر سے پاک خوراک میا کرنے کے لئے پنجاب حکومت نے جو گر انقدر اقدامات اور کوششیں کی ہیں ان کا اعتراف اپنے تو کیا پر ائے بھی کرنے پر مجبور ہیں۔ عوام کو صحت مند اور معیاری خوراک میا کرنا خدام پنجاب کا مشن ہے۔ حکومت پنجاب

کو اس مشن کی تکمیل کے لئے ایسے ایسے اداروں اور فیکٹریوں کو دائرہ احتساب میں لانے کا اعزاز حاصل ہے ماضی میں جن کی حدود میں کوئی سرکاری اہلکار پر مارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ نوڈ اتھارٹی کے کام کی اہمیت کے پیش نظر اس کا دائرہ کار صوبے کے ہر شہر تک بڑھانے کے پروگرام پر عملدرآمد کا آغاز کیا جا چکا ہے۔ اتھارٹی کے اس توسیعی پروگرام کے لئے آئندہ مالی سال میں 2۔ ارب 70 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

34. زراعت کا شعبہ اور کسان دوستی ہماری معاشی منصوبہ بندی کا بنیادی ستون ہے۔ حکومت پنجاب آئندہ مالی سال کے بجٹ میں زراعت اور اس سے منسلک شعبہ جات کے لئے جن میں آبپاشی، لائیو سٹاک، جنگلات و ماہی پروری اور خوراک شامل ہیں مجموعی طور پر 140۔ ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!

35. آپ کو یاد ہو گا کہ رواں مالی سال میں حکومت پنجاب نے زراعت کی بہتری اور کاشتکاروں کی خوشحالی کے لئے دو برسوں پر محیط 100۔ ارب روپے کی لاگت سے کسان package کا اجراء کیا تھا۔ رواں مالی سال میں اس package کے لئے 50۔ ارب روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔ اس package کے تحت گندم اور کپاس کا مفت بیج، یوریا، ڈی اے پی اور پوٹاش کھادوں، زرعی آلات پر سبسڈی، چھوٹے کاشتکاروں کو بلا سود قرضوں کی فراہمی، زرعی ٹیوب ویلز کے لئے بجلی کی قیمت میں کمی، زرعی ادویات اور مشینری پر ٹیکسوں میں چھوٹ اور کسانوں کے حقوق کے تحفظ اور زرعی پالیسی کی تشکیل کے لئے پنجاب ایگریکلچرل کمیشن جیسے مختلف منصوبے اور اقدامات شامل تھے۔ اگر صرف چھوٹے کاشتکاروں کے لئے بلا سود قرضہ جات کی ہی بات کی جائے تو آج کے دن تک تقریباً ایک لاکھ 6 ہزار سے زائد کسانوں کو 11۔ ارب 50 کروڑ روپے کے قرضے دیئے جا چکے ہیں۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ اس سکیم سے فائدہ اٹھانے والے 92.5 فیصد کاشتکار وہ ہیں جو پہلی مرتبہ کسی بھی formal sector سے قرضہ حاصل کر سکے ہیں۔ اسی طرح ان قرضوں کا 31 فیصد پہلی مرتبہ بے زمین کاشتکاروں کو مہیا کیا گیا ہے۔ یہ کسان package بلاشبہ زرعی شعبے میں انقلاب کی نوید لے کر آیا اور Pakistan Bureau of Statistics کے مطابق

Agriculture Crop Sector کی growth میں 8 فیصد کی غیر معمولی شرح حاصل کی گئی (منفی 4.97 سے مثبت 3.03) اس وجہ سے صرف ایک سال میں زراعت کا جی ڈی پی 0.2 فیصد منفی rate growth سے 3.46 فیصد کے مثبت growth rate میں تبدیل ہو گیا۔ ایک سال میں جناب والا! صرف ایک سال میں۔

جناب سپیکر!

36. میں انتہائی خوشی سے یہ اعلان کر رہی ہوں کہ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی خصوصی ہدایت اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی کوششوں سے رواں مالی سال میں کسان package کے تحت کھاد کی قیمتوں میں جو کمی کی گئی تھی اس کو آئندہ مالی سال میں بھی برقرار رکھا جائے گا۔ اسی طرح کاشتکار بھائیوں کے لئے بجلی سے چلنے والے زرعی ٹیوب ویلوں پر 6- ارب روپے سے زائد کے سیلز ٹیکس کو بھی حکومت پنجاب ادا کرے گی۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں کسان package کے لئے مجموعی طور پر 15- ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ اس کسان package کے علاوہ زراعت کے شعبے کے چیدہ چیدہ منصوبے درج ذیل ہیں:

- ورلڈ بینک کے تعاون سے جاری Punjab Irrigated Agriculture Productivity Improvement Project
- پختہ کھالوں کی توسیع کا پروگرام
- کاشتکاروں کو laser land levelers کی subsidized نرخوں پر فراہمی
- محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان کا قیام
- ماڈل زرعی فارمز کا قیام اور
- کپاس کے بہترین جکی افزائش کا پروگرام

جناب سپیکر!

37. میں اس ایوان کو خوشخبری دینا چاہتی ہوں کہ اس سال ہماری گندم کی پیداوار 22.2 ملین ٹن ہوئی ہے جو کہ صوبہ پنجاب میں قیام پاکستان سے لے کر اب تک سب سے زیادہ پیداوار ہے۔ رواں مالی سال میں حکومت کی بہترین حکمت عملی کی بدولت کاشتکار بھائیوں سے گندم کی خریداری کا عمل انتہائی احسن انداز میں پایہ تکمیل تک پہنچا گیا۔ کسان package کے تحت

inputs کی قیمتوں میں کمی اور گندم کی 1300 روپے فی من کی امدادی قیمت پر سرکاری خریدنے بلاشبہ ہماری زرعی معیشت میں جان ڈال دی ہے۔ اسی طرح اہم فصلوں کی پیداوار میں طے کردہ 2.5 فیصد ٹارگٹ کے برعکس growth کی شرح 4.12 فیصد رہی۔ الحمد للہ ہم نے اس سال کپاس کی بوائی کا ٹارگٹ بھی حاصل کیا جو کہ ہماری ٹیکسٹائل کی صنعت کو ایک بار پھر سے اپنے پیروں پر کھڑا کر دے گا۔

جناب سپیکر!

38. زراعت کی ترقی آب پاشی کے جامع نظام کی مرہون منت ہے۔ پنجاب کا نہری نظام دنیا کے بہترین نظاموں میں سے ایک ہے تاہم وقت کے ساتھ ساتھ اس نظام کی بہتری اور اپ گریڈیشن از حد ضروری ہے۔ آب پاشی کے شعبہ کی ترقی ہمیشہ ہماری حکومت کی ترجیح رہی ہے۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں شعبہ آب پاشی کے لئے مجموعی طور پر 41 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

39. اب میں اس معزز ایوان کے سامنے محکمہ آب پاشی کے جاری، تکمیل شدہ اور تجویز کردہ چند اہم منصوبوں کا ذکر کرنا چاہوں گی۔ رواں مالی سال کے دوران جناح بیراج کی بحالی کے 12 ارب روپے مالیت کے منصوبے پر کام مکمل کر لیا گیا ہے۔ 23 ارب روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والے نئے خانکی بیراج کے منصوبے کو بھی رواں مالی سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔ لوئر باری دو آب کینال سسٹم کی نہروں کی بحالی کے کام کو بھی آئندہ سال کے آغاز میں مکمل کر لیا جائے گا۔ سلیمانکی بیراج، تریموں بیراج اور پنجنند ہیڈور کس کے منصوبوں پر آئندہ مالی سال میں کام زور و شور سے جاری رہے گا۔ آئندہ مالی سال میں محکمہ آب پاشی کے ترقیاتی پروگرام میں شامل چیدہ چیدہ منصوبے درج ذیل ہیں:

- جلال پور اریگیشن پراجیکٹ
- تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی میں کس عمر خان کینال سسٹم کی تعمیر
- میلی سائفن کی استعداد میں اضافے کا منصوبہ
- گیٹر تھل کینال پراجیکٹ فیروزہ (چوبارہ برانچ کا منصوبہ)
- دیگ نالہ پرفلڈ پروٹیکشن منصوبہ

جناب سپیکر!

40. آپ کو یاد ہو گا کہ حکومت پنجاب نے 2014 میں "خادم پنجاب رورل روڈز پروگرام" کے عظیم الشان منصوبے پر کام کا آغاز کیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ اس ایوان میں تشریف فرما دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے تمام معزز ممبران اس منصوبے کے تحت بننے والی سڑکوں کے معیار اور افادیت کی گواہی دیں گے۔ میں سمجھتی ہوں کہ حکومت نے ان سڑکوں کے ذریعے زرعی معیشت میں ایک نئے انقلاب کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اب تک اس منصوبے پر 67۔ ارب 26 کروڑ روپے کی لاگت سے 6698 کلومیٹر طویل شاہرات کی تعمیر و توسیع کی گئی ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس منصوبے کے لئے 17۔ ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جس سے مزید 1400 کلومیٹر طویل سڑکوں کی تعمیر و توسیع کی جائے گی۔

41. ہماری دیہی آبادی کا ایک بڑا حصہ اپنی آمدنی اور گزر بسر کے لئے لائیو سٹاک پر انحصار کرتا ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں لائیو سٹاک کے شعبے کے لئے مجموعی طور پر 19۔ ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ لائیو سٹاک کے شعبے میں کئے گئے چند نمایاں اقدامات درج ذیل ہیں:

- ❖ رواں مالی سال میں صوبہ بھر کے 7 کروڑ سے زائد چھوٹے اور بڑے جانوروں کی حفاظتی ویکسی نیشن کے 100 فیصد ہدف کو حاصل کیا گیا۔
- ❖ کم مالی وسائل کی حامل خواتین کے لئے ایک ارب 66 کروڑ روپے کی مالیت کے مویشیوں کی مفت فراہمی
- ❖ محکمہ لائیو سٹاک کی ناقابل استعمال 178 گاڑیوں کی موبائل ویٹرنری ڈسپنسری میں تبدیلی۔ میں سمجھتی ہوں کہ محکمہ لائیو سٹاک کا یہ اقدام دوسرے محکموں کے لئے بھی قابل تقلید ہے۔
- ❖ بہاولپور، ڈی جی خان، ساہیوال، ملتان، جھنگ، راولپنڈی، لیہ، بھکر، گوجرانوالہ اور لاہور میں ریفرنس لیبارٹریز کا قیام۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "مک گیا تیر اشونواز، گونواز گو شہباز"، جھوٹ ہے، جھوٹ ہے،



"گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو" اور  
"مودی کے یاروں اور وطن کے غداروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

42. حکومت پنجاب نے توانائی کے بحران سے نمٹنے کے لئے وزیراعظم محمد نواز شریف کی سربراہی میں انقلابی اور ہنگامی اقدامات کئے۔ گزشتہ سال میں نے بجلی کے جن منصوبوں کا ذکر کیا تھا ان میں بنگھھی پاور پلانٹ، ساہیوال کول پاور پلانٹ، حویلی بہادر شاہ اور بلوکی کے مقام پر پاور پلانٹ شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ان تمام منصوبوں سے ان کی مقررہ مدت تکمیل سے پہلے ہی بجلی کی پیداوار کا عمل شروع ہو جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ منصوبے بجلی کی طلب اور رسد میں توازن کو بہتر بنانے میں مدگار ثابت ہوں گے۔ پنجاب میں لگائے جانے والے بجلی کے مختلف نوعیت کے منصوبوں کی مجموعی پیداواری استعداد تقریباً چھ ہزار میگا واٹ ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

"میاں محمد نواز شریف زندہ باد، میاں محمد شہباز شریف زندہ باد" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "چور چور" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

43. اب میں مختصران منصوبوں کی پیشرفت کے متعلق اس معزز ایوان کو آگاہ کرنا چاہوں گی۔

❖ ساہیوال کول پاور پراجیکٹ منصوبہ انتہائی برق رفتاری سے پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ یہ منصوبہ پاکستان کی تاریخ میں کولے سے چلنے والا توانائی کا سب سے بڑا اور CPEC کے تحت مکمل ہونے والا پاکستان کا پہلا منصوبہ ہے۔ دینا کی تاریخ میں اس نوعیت کا منصوبہ اتنی قلیل مدت میں کہیں پہ بھی مکمل نہیں کیا جاسکا۔ 180۔ ارب روپے کی لاگت کا یہ منصوبہ اگلے چند روز میں اپنی مکمل پیداواری استعداد کے مطابق 1320 میگا واٹ بجلی پیدا کرنا شروع کر دے گا۔ اس پاور پلانٹ سے 660 میگا واٹ بجلی گزشتہ ماہ سے نیشنل گرڈ میں شامل کی جا رہی ہے۔ میں یہ بتانا ضروری سمجھتی ہوں کہ اس پاور پلانٹ میں عالمی معیار کے ان تمام ماحولیاتی safeguards کو یقینی بنایا گیا ہے جو مقامی ماحول کو مضر اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"مک گیا تیراشو، گونواڑگو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: صدیقی صاحب، صدیقی صاحب پلیز! Order please, Order please!

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

جناب سپیکر!

❖ اٹھارہ ماہ کی ریکارڈ مدت میں تعمیر ہونے والا بھکھی LNG پاور پلانٹ بھی آئندہ ماہ میں اپنی پوری استعداد یعنی 1180 میگاواٹ کے ساتھ نیشنل گرڈ کو بجلی فراہم کرنا شروع کر دے گا۔

❖ اس کے علاوہ بلوکی اور حویلی بہادر شاہ کے LNG پاور پلانٹ، سولر، ہائیڈرو، ونڈ پاور اور دیگر منصوبے بھی جلد ہی بجلی کی پیداوار کا آغاز کر دیں گے۔

جناب سپیکر: معزز ممبران حزب اختلاف! اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

جناب سپیکر!

44. حکومت پنجاب نے اپنے سرمائے سے قائد اعظم سولر پاور پلانٹ کا منصوبہ تشکیل دے کر سولر انرجی کے شعبے میں نجی سرمایہ کاری کے لئے راہ ہموار کی تھی۔ اس منصوبے کی کامیابی کو دیکھتے ہوئے قائد اعظم سولر پارک میں CPEC کے ذریعے چینی سرمایہ کاری کی مدد سے مزید 300 میگاواٹ کا پاور پلانٹ تنصیب کیا جا چکا ہے۔ اسی طرح ترکی کی ایک کمپنی 300 میگاواٹ کے سولر پاور پلانٹ کی تنصیب کے منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے بجلی کی فی یونٹ قیمت 5.15 سینٹ حاصل کی گئی ہے جو کہ فی یونٹ بجلی کی سستی ترین قیمت ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "شیر شیر" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

45. توانائی کے شعبے میں موجودہ حکومت کے یہ عظیم منصوبے اور غیر معمولی اقدامات جہاں بجلی کی طلب اور رسد میں توازن کے ضامن ہیں وہاں ان اقدامات سے بجلی کی فی یونٹ پیداوار کی لاگت میں کمی بھی آئی ہے اور مستقبل میں اس فی یونٹ لاگت میں مزید کمی کی توقع ہے جس کا فائدہ لازمی طور پر صارف کو ہوگا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے  
"مردہ باد، مردہ باد" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

46. حکومت پنجاب صنعتی شعبے کی بحالی و ترقی کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں اس شعبے کے لئے 15۔ ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب ایک جامع انڈسٹریل پالیسی بھی ترتیب دے رہی ہے تاکہ اندرونی اور بیرونی سرمایہ کاروں کو صنعتی شعبے میں سرمایہ کاری کے لئے راغب کیا جاسکے۔ ہمارا موجودہ SME سیکٹر توانائی کے بحران کے ساتھ ساتھ financing کی کمی کا بھی شکار تھا۔ اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب PSIC کے ذریعے کریڈٹ گارنٹی سکیم اور concessional loaning scheme کا اجراء کر رہی ہے جو SMEs کی فنانسنگ ضروریات کو پورا کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس مقصد کے لئے 3۔ ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس سکیم کے تحت تقریباً 7 ہزار SMEs بنکوں کے ذریعے سرمایہ فراہم کیا جائے گا جس سے صوبہ بھر میں بے روزگاری ختم ہوگی اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔

جناب سپیکر!

47. ترقی یافتہ ممالک کی انڈسٹریل گروٹھ میں ان کے جدید ترین انڈسٹریل زونز کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ قائد اعظم ایپریل پارک کا عظیم الشان منصوبہ اسی حقیقت کی عکاسی کرتا ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں ضلع شیخوپورہ میں پندرہ سوائیکٹ اراضی پر قائم کئے جانے والے اس عالمی معیار کے منصوبے کے لئے 4۔ ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ اس State of the Art منصوبے میں دو کیشنل ٹریڈنگ سنٹر، واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ اور لیبر کالونی جیسی سہولیات شامل ہیں۔ اس منصوبے کی تکمیل سے گارمنٹس انڈسٹری کو فروغ ملے گا اور عوام کو روزگار کے وسیع مواقع بھی حاصل ہوں گے۔ صنعتی شعبے میں حکومت پنجاب اسی نوعیت کے ایک اور منصوبے "پاک چائنا انڈسٹریل پارک" کے قیام پر بھی غور کر رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے مسلسل سیٹیاں اور  
"گونوازگو" کی نعرے بازی)  
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "گو چرسی گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

48. حکومت پنجاب نے پنجاب سماں انڈسٹریز کارپوریشن کے ذریعے جس وزیر اعلیٰ خود  
روزگار سکیم کا اجراء آج سے چند سال قبل کیا تھا، وہ انتہائی کامیابی سے جاری ہے۔ اس سکیم  
کے تحت اب تک 30- ارب سے زائد کے بلا سود قرضہ جات 14 لاکھ 51 ہزار سے زائد  
افراد میں تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ مجھے انتہائی خوشی ہے کہ اس سکیم سے استفادہ کرنے  
والوں میں 6 لاکھ 70 ہزار سے زائد خواتین بھی شامل ہیں۔ اس سکیم کی افادیت کے  
پیش نظر آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس مقصد کے لئے 2- ارب روپے کی رقم مختص  
کی جا رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے مسلسل سیٹیاں اور  
"گلی گلی میں شور ہے، پورا ٹبر چور ہے" کی نعرے بازی)  
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے  
"اک واری فیر شیر" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

49. دنیا کے کسی بھی معاشرے میں امن عامہ کو یقینی بنائے بغیر کسی معاشی یا معاشرتی سرگرمی کا  
تصور ممکن نہیں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں امن عامہ و انصاف کے لئے مجموعی طور پر  
تقریباً 198- ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ پاکستانی معاشرے کو دہشت گردی کے  
ناسور سے نجات دلانے کے لئے نیشنل ایکشن پروگرام کے تحت ٹھوس اور مربوط اقدامات کے  
علاوہ Institutional اور قانونی ریفارمز کی گئیں۔ میں یہاں چند اقدامات کا ذکر کرنا ضروری  
سمجھتی ہوں:

❖ نئے قوانین کے تحت اب تک 21,196 مشتبہ افراد کو قانون کی گرفت میں لایا  
گیا۔

- ❖ انسداد و دہشت گردی یعنی CTD ڈیپارٹمنٹ کا قیام عمل میں لایا گیا اور گزشتہ دو برس میں اس ادارے نے 2300 سے زیادہ دہشت گردوں کو گرفتار اور 207 دہشت گرد مختلف مقابلوں میں مارے گئے۔
  - ❖ پنجاب ایلٹ فورس کی مکمل Re-vamping، اس کی خصوصی تربیت، ایلٹ پولیس ٹریننگ سکول میں توسیع اور غیر ملکیوں کی حفاظت کے لئے سپیشل پروٹیکشن یونٹ کا قیام۔
  - ❖ اسلحہ لائسنسز کی کمپیوٹرائزیشن اور لائسنس ہولڈرز کی بائیومیٹرک تصدیق کا منصوبہ۔
  - ❖ پراسیکیوشن کے عمل میں کی جانے والی انقلابی ریفارمز کے نتیجے میں 586 افراد کی دہشت گردی کے کیسوں میں conviction۔
  - ❖ 13,789 مدارس، 63 ہزار مساجد، 2,937 اقلیتی عبادت گاہوں اور 14,200 این جی اوز کو Geo-Tag اور ایک لاکھ سے زائد افغان مہاجرین کی بائیومیٹرک نظام سے شناخت۔ (نعرہ ہائے تحسین)
- (اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے  
"مک گیا تیرا شو نواز، گونواز گونواز" کی نعرے بازی)  
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے  
"گو چرسی گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

50. میں یہاں امن و امان کے شعبے میں شروع کئے گئے چند اہم منصوبوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔ سیف سٹی اتھارٹی کے تحت صوبائی دارالحکومت میں PPIC3 پراجیکٹ پر کام تیزی سے جاری ہے اور 13۔ ارب 71 کروڑ روپے کی لاگت کے اس منصوبے کو آئندہ مالی سال کے اوائل میں مکمل کر لیا جائے گا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ گزشتہ برس میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ اس منصوبے کا دائرہ کار پنجاب کے مزید چھ بڑے اضلاع تک بھی پھیلا دیا جائے گا۔ میں اس ایوان کو آگاہ کرنا چاہتی ہوں کہ راولپنڈی، گوجرانوالہ، ملتان، بہاولپور، سرگودھا اور فیصل آباد جیسے بڑے شہروں میں سیف سٹی اتھارٹی کے تحت اس منصوبے پر بھی کام کا آغاز کر دیا گیا ہے اور اسے بھی آئندہ مالی سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے آئندہ مالی

سال کے بجٹ میں 45۔ ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ حکومت پنجاب اس منصوبے کا دائرہ کار پورے پنجاب تک پھیلانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے مسلسل سیٹیاں اور

"گونوا زگو، گوشہ بازگو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے

"اک واری فیر شیر" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

51. ہماری حکومت نے صدیوں پرانے تھانہ کلچر کو تبدیل کرنے کے لئے گزشتہ برسوں کے دوران بہت سے نتیجہ خیز اقدامات کئے ہیں۔ جدید سوچ اور ٹیکنالوجی کے امتزاج سے محکمہ پولیس کو نئے خطوط پر استوار کیا جا رہا ہے۔ رواں مالی سال کے دوران تھانہ کلچر کی بہتری کے لئے Front Desk متعارف کروائے گئے ہیں جہاں پر خوش اخلاق سول (Non-Police) عملہ عوام الناس کی شکایات کے ازالے کے لئے جدید ترین آئی ٹی سہولیات کے ساتھ موجود ہے۔ پچھلے سال سے اب تک تقریباً تمام تھانوں (716) کو آن لائن کیا جا چکا ہے۔ پولیس کے ہیومن ریسورس میں بہتری کے لئے بھی اقدامات کئے جا رہے ہیں تاکہ Citizen Friendly Police Culture کو فروغ دیا جاسکے۔ اسی مقصد کے لئے پولیس کے نئے یونٹس کی جن میں ایلٹ، SPU اور ڈولفن شامل ہیں، عالمی معیار کی ٹریننگ اور تربیت کروائی گئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے سیٹیاں اور

"گونوا زگو، گوشہ بازگو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے

"گوچر سی گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

52. یہاں میں پنجاب پولیس کی قربانیوں کا بطور خاص ذکر کرنا چاہوں گی جن کی بے مثال جانبازی نے بلاشبہ سکيورٹی اداروں اور قوم کا سر فخر سے بلند کیا۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ کیپٹن (ریٹائرڈ) احمد مبین (ڈی آئی جی پولیس)، زاہد محمود گوندل (ایس ایس پی)، عوام،

پاک فوج اور سلامتی کے اداروں سے تعلق رکھنے والے ہزاروں شہداء کے درجات بلند فرمائے جن کی شہادتوں اور قربانیوں کے طفیل آج پنجاب کے عوام پر سکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مرے خاک و خون سے تو نے یہ جہاں کیا ہے پیدا  
صلہ شہید کیا ہے تب و تاب جاودانہ

جناب سپیکر!

53. جدید انفراسٹرکچر پنجاب جیسے وسیع و عریض اور زرعی و صنعتی پس منظر والے صوبے کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ انفراسٹرکچر کی تعمیر و بحالی اس حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ ایک جامع حکمت عملی کے تحت صوبہ بھر میں شاہرات، پلوں اور پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انفراسٹرکچر کے بیسیوں میگا پراجیکٹ زیر تکمیل ہیں جن کو فرداً فرداً یہاں تفصیل سے بیان کرنا ممکن نہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے مسلسل سیٹیاں اور

"مک گیا تیر اشونواز، گونواز گونواز" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے

"گو چرسی گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

54. آئندہ مالی سال کے بجٹ میں روڈ سیکٹر کے لئے 90۔ ارب 64 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ جس سے پورے پنجاب کے روڈ نیٹ ورک کی تعمیر و بحالی اور توسیع و تزیین کی جائے گی۔ روڈ سیکٹر کے چیدہ چیدہ منصوبے درج ذیل ہیں:

❖ خانیوال لودھراں شاہراہ کی دورویہ تعمیر اور اس کے علاوہ چوک بیتلا پرپل کی تعمیر

❖ مظفر گڑھ ڈی جی خان روڈ کی دورویہ تعمیر

❖ حاصل پور بہاولنگر روڈ کی توسیع و تعمیر نو

❖ KPRRP فیز VI اور VI

❖ دریائے چناب پر شہباز پور کے مقام پرپل کی تعمیر (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے مسلسل سیٹیاں اور  
"گونوازگو، گوشہازگو" کی نعرے بازی)  
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے  
"گوچرسی گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: اپنی بات جاری رکھیں۔  
وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):  
جناب سپیکر!

55. حکومت پنجاب بے روزگاری کے خاتمہ کے لئے "اپنا روزگار سکیم" کے تحت پچاس ہزار  
بے روزگار نوجوانوں کو گرین کیب فراہم کر چکی ہے۔ اس اقدام کی افادیت کے پیش نظر آئندہ  
مالی سال میں پنجاب کے بے روزگار نوجوانوں کو "اورنج کیب سکیم" کے تحت مزید پچاس ہزار  
گاڑیاں بلاسود آسان شرائط پر انتہائی شفاف طریقے سے دی جائیں گی۔ اس منصوبے پر مجموعی  
طور پر 35۔ ارب روپے کی لاگت آئے گی۔ حکومت پنجاب interest کی مد میں اٹھنے والے  
تمام اخراجات کو برداشت کرے گی۔

جناب سپیکر!

56. رواں مالی سال میں حکومت پنجاب نے جنوبی پنجاب کے سب سے بڑے شہر ملتان کو  
30۔ ارب روپے کی لاگت کے جدید ترین میٹرو سسٹم کا تحفہ پیش کیا۔ آئندہ مالی سال میں  
فیصل آباد میں بھی میٹرو منصوبے کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔ اسی طرح پنجاب کے بڑے اور  
درمیانے شہروں میں سپیڈو بس سسٹم کا بھی مرحلہ وار اجراء کیا جا رہا ہے۔ میں یہاں  
لاہور میٹرو ٹرین منصوبہ کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتی ہوں۔ 165۔ ارب روپے کی لاگت  
کے اورنج لائن ٹرین لاہور کے منصوبے کا تقریباً 70 فیصد تعمیراتی کام مکمل کیا جا چکا ہے۔ یہ  
منصوبہ بھی ہمارے دیگر میگا پراجیکٹس کی طرح پوری برق رفتاری سے اپنی تکمیل کی طرف  
رواں دواں تھا کہ عدالتی حکم کی وجہ سے حکومت کو تقریباً ایک برس پہلے اس کے بعض حصوں  
پر کام روکنا۔ مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ عوامی فلاح کے اس منصوبے کی  
تکمیل میں عدالتی کارروائی کے ذریعے رکاوٹیں پیدا کرنے والوں میں ہمارے ایسے کرم فرما  
بھی شامل ہیں جو عوام کے ووٹوں کے طفیل اس ایوان میں تشریف فرما ہیں۔ میں اس معزز



ایوان کو یقین دلاتی ہوں کہ عدالتی فیصلے کی صورت میں اس منصوبے پر کام کے دوبارہ آغاز میں ایک بھی لمحہ ضائع نہیں کیا گیا اور منصوبے میں پہلے سے ہونے والی تاخیر کا ازالہ بھی کر لیا جائے گا۔ میں یہاں پر برادر ملک چین کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جس نے اس منصوبہ کے لئے اپنی مالی اور تکنیکی معاونت مہیا کی۔ آئندہ مالی سال میں اس منصوبے کے لئے چینی ایکزم بینک 94۔ ارب روپے کے وسائل فراہم کرے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف مسلسل سیٹیاں بجاتے رہے)

جناب سپیکر!

57. نوجوان اس ملک کا سب سے قیمتی سرمایہ ہیں۔ حکومت پنجاب ایک طرف تو نوجوانوں کی ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخشنے کے لئے لیپ ٹاپ کی تقسیم، بیرون ملک مطالعاتی دورے، دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں سکالرشپ کے مواقع پر جیسے انقلابی اقدامات کر رہی ہے تو دوسری طرف نوجوانوں میں صحت مندانہ سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے سپورٹس سٹیڈیم، کھیل کے میدان اور جمینیزیم کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ سپورٹس اور امور نوجوانان کے لئے 8۔ ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"چورچور" کی مسلسل نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

"شیر شیر" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

58. آج سے چند سال قبل کون یہ کہہ سکتا تھا کہ پنجاب کے عوام پٹواری جیسے صدیوں پرانے فرسودہ نظام سے چھٹکارا حاصل کر سکیں گے۔ مجھے فخر ہے کہ آج پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی ایک جامع اور مربوط کمپیوٹرائزڈ نظام کے ساتھ صوبہ بھر کے عوام کی خدمت میں مصروف عمل ہے۔ عوام کی دیہی اراضی کی خرید فروخت اور ریکارڈ کے حصول کے لئے اب پٹواریوں کے در پر حاضری نہیں دینی پڑتی۔ اسی طرح حکومت کا ایک اور انقلابی قدم ای۔ خدمت مراکز کا قیام ہے جہاں پر ایک ہی چھت تلے 17 بنیادی سروسز جن میں شناختی کارڈ، ڈومیسائل، ڈرائیونگ لائسنس، کریکٹر اور برتھ سرٹیفکیٹ وغیرہ کا حصول جیسی اہم سہولیات

میسر ہیں۔ آئندہ مالی سال میں ای۔ خدمت مراکز پنجاب کے ہر ضلع میں قائم کر دیئے جائیں گے۔ میں یہاں E-Stamping کے مثالی منصوبے کا بھی ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔ جس سے ایک طرف تو حکومتی وسائل میں خاطر خواہ اضافہ ہو تو دوسری طرف جعلی اثاثہ پیپر کی فروخت اور اس سے پیدا ہونے والے گھمبیر مسائل سے عوام کو چھٹکارا حاصل ہو۔ آئندہ مالی سال میں پڑھے لکھے بے روزگار نوجوانوں کو ایک باوقار روزگار دینے کے لئے صوبہ بھر میں 40 ای۔ روزگار سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ جہاں سالانہ دس ہزار طلباء کو آن۔ لائن روزگار کے حصول کی تربیت دی جائے گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"گونواڑگو، گوشہ بازگو" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

"شیر شیر" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

جناب سپیکر!

59. مسلم لیگ (ن) کی حکومت سے قبل جنوبی پنجاب کے عوام سے روارکھے گئے سلوک سے کون واقف نہیں۔ یہ داستان جتنی طویل ہے اتنی دردناک بھی۔ جنوبی پنجاب کے عوام کے حقوق کے نعرے پر بڑے بڑے عہدوں پر پہنچنے والے سیاستدانوں نے اقتدار کے حصول کے بعد اس خطے کی عوام کو جس طرح فراموش کیا میں اس کی تفصیل میں جانا مناسب نہیں سمجھتی۔ اس خطے کی پسماندگی کو دور کرنے اور ماضی میں لگائے گئے زخموں پر مرہم رکھنے کے لئے جو اقدامات وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اپنے گزشتہ اور موجودہ دور حکومت میں کئے ان کا اعتراف ہمارے ناقدین بھی کرنے مجبور ہیں۔ حکومت پنجاب کی انہی کاوشوں کے نتیجے میں وہ جنوبی پنجاب جو کبھی بنیادی سہولیات کی غیر موجودگی، انفراسٹرکچر کی تباہ حالی اور معاشی و معاشرتی زبوں حالی کا نشان تھا، آج ترقی کے سفر میں وسطی اور شمالی پنجاب کے ہم قدم دکھائی دیتا ہے۔ ملتان میں بننے والی جدید ترین میٹرو ہویا مظفر گڑھ کا State of the Art گورنمنٹ طبیب اردگان ہسپتال، کیدٹ کالج، دانش سکولوں اور یونیورسٹیوں کا

قیام ہو یا جنوبی پنجاب کی لاکھوں طالبات کے لئے ایک ہزار روپے ماہانہ، وظیفہ، اربوں روپے مالیت کے شاہراہوں کی تعمیر کے منصوبے ہوں یا صاف پانی اور آبپاشی کے میگا پراجیکٹس، یہ سب منصوبے جنوبی پنجاب کے لئے مسلم لیگ (ن) کی پنجاب حکومت کی ترقی کی ترجیحاتی حکمت عملی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے  
"جھوٹے جھوٹے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

60. پنجاب حکومت متوازن ترقی پر یقین رکھتی ہے اور نسبتاً کم ترقی یافتہ علاقوں کے ترقی کے لئے خصوصی اقدامات کو اپنا فرض سمجھتی ہے۔ چنانچہ حکومت نے صوبے میں Regional Development Programme کے آغاز کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد پنجاب کے پسماندہ اضلاع میں ان کی مقامی ضروریات کے مطابق مختلف نوعیت کے منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ہے۔ آئندہ مالی سال میں اسی پروگرام کے لئے 5۔ ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے  
"گلی گلی میں شور ہے موٹو گینگ چور ہے" کی نعرے بازی)  
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے  
"شیر شیر" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

61. جیسا کہ میں عرض کر چکی ہوں کہ وسائل سے محروم یعنی Marginalized طبقے کو زندگی کی بنیادی سہولیات کی فراہمی ہمارا مشن ہے۔ پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی کا قیام اسی مشن کی تکمیل کے لئے عمل میں لایا گیا ہے۔ اس اتھارٹی کے تحت خصوصی افراد اور مستحق فنکاروں کے لئے خدمت کارڈ کا اجراء، بھٹوں پر کام کرنے والے 80 ہزار سے زائد معصوم محنت کشوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے وظائف خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔ چائلڈ پروٹیکشن بیورو بھی مکمل طور پر ایک فعال ادارہ بن چکا ہے جس کا مقصد ان معصوم بچوں کو جو کسی بھی وجہ سے معاشرے کی ستم ظریفی کا شکار ہو چکے ہیں، معاشرے کا مفید

رکن بنانا ہے۔ سماجی بہبود بنیادی طور پر ایک بہت وسیع موضوع ہے۔ میں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں کہ ہر وہ حکومتی قدم جس کا مقصد معاشرے کے Marginalized طبقوں کو سر اٹھا کر معاشرے کا مفید رکن بنایا جانا ہے، وہ سماجی بہبود کی تعریف میں شامل ہے۔ اس میں چاہے میٹرولس سسٹم پر سفر کرنے والے عوام کے لئے سبسڈی ہو یا شہروں میں آٹے کی قیمت کو کم ترین سطح پر رکھنے کے لئے دی جانے والی سبسڈی ہو، مزدور طبقے کے بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیمی وظائف اور میرج گرانٹ ہو یا سستے رمضان بازاروں کا قیام ہو، یہ تمام اقدامات بنیادی طور پر معاشرے کے کم وسائل رکھنے والے طبقوں کے لئے لائف لائن کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مجموعی طور پر سماجی تحفظ اور Pro-poor اقدامات کے لئے رواں مالی سال میں 158۔ ارب روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر!

62. خواتین کی ترقی و بہبود کو یقینی بنائے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی اور کسی قوم کے تہذیب یافتہ ہونے کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے کمزور طبقات بالخصوص عورتوں، بچوں، بزرگوں اور اقلیتوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتی ہے۔ خواتین کی ترقی کے لئے جو کوششیں حکومت پنجاب نے کی ہیں میں اب ان کا مختصر اڈ کر کرنا چاہوں گی۔

- ❖ معاشرتی تحفظ کی فراہمی کے لئے خصوصی مرکز برائے تحفظ نسوان ملتان کا قیام۔
- ❖ ورکنگ وومن کے بچوں کے لئے 75 ڈے کیئر سنٹر کا قیام۔
- ❖ وراثت میں حق دہی کا یقینی بنایا جانا۔
- ❖ پنجاب ورکنگ وومن انڈومنٹ فنڈ کا قیام۔
- ❖ جامع صوبائی جینڈر پالیسی کی تشکیل۔
- ❖ وزیر اعلیٰ خود روزگار سکیم کے تحت 6 لاکھ 70 ہزار سے زائد خواتین کو ذاتی کاروبار شروع کرنے کے لئے بلا سود چھوٹے قرضوں کی فراہمی اور
- ❖ خواتین کو اپنا کاروبار شروع کرنے کے لئے آٹھ شہروں میں چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری میں وومن بزنس incubation سنٹر (WBIC) اور "ون سٹاپ" پلیٹ فارم کا قیام بھی حکومتی اہداف میں شامل ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"مک گیا تیر اشونواز گونواز، گونواز" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے  
"شیم شیم" کی آوازیں)

جناب سپیکر!

63. حکومت پنجاب نے خصوصی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے پچھلے سال کے میرا بنیہ میں کئی اقدامات کا اعلان کیا تھا۔ چنانچہ اس اعلان کے مطابق ملتان میں گورنمنٹ ڈگری کالج سپیشل ایجوکیشن کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ گوجرانوالہ اور راولپنڈی میں خصوصی طالبات کے لئے سیکنڈری سکول قائم کئے جا چکے ہیں۔ متعدد سکولوں کو اپ گریڈ کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ Inclusive Education کی حوصلہ افزائی بذریعہ خصوصی پراجیکٹ کی جارہی ہے تاکہ سپیشل بچے عام بچوں کے سکولوں میں تعلیم حاصل کریں اور کسی بھی وجہ سے حوصلہ شکنی کا شکار نہ ہوں۔ ہسپتالوں، کام کی جگہوں اور دیگر عوامی مقامات پر سپیشل افراد کے لئے سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں۔ حکومت سپیشل افراد کو یکساں طور پر معاشرے کے مفید شہری بنانے کے لئے پوری طرح پر عزم ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"گونوا گونوا" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

"شیم شیم" کی آوازیں)

جناب سپیکر!

64. حکومت پنجاب مزدور اور محنت کش طبقے کو ان کا حق دلانے کے لئے کوشاں ہے۔ میں انتہائی خوشی سے یہ اعلان کرتی ہوں کہ حکومت پنجاب نے صوبے میں مزدوروں کی کم از کم تنخواہ پندرہ ہزار روپے مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کے بعد حکومت پنجاب کے مختلف اداروں میں ڈیلی ویجر پر کام کرنے والے کارکنوں کا ماہانہ معاوضہ بھی پندرہ ہزار روپے سے کم نہیں ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ لیسر قوانین کا مؤثر اطلاق، جبری مشقت کا خاتمہ، صحت مند ٹریڈ یونین سرگرمیوں کا فروغ اور تعلیمی و طبی سہولتوں میں اضافہ، ٹرانسپورٹ، شادی گرانٹ، بچوں کے لئے تعلیمی وظائف وغیرہ ہماری اولین ترجیحات میں سے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

سیٹیاں بجا کر شور و غل کیا گیا)

جناب سپیکر!

65. ہمارا یقین ہے کہ اقلیتوں کو تحفظ اور حقوق فراہم کئے بغیر کوئی بھی ریاست حقیقی معنوں میں جدید اور مہذب ریاست نہیں کہلا سکتی۔ پاکستان کا آئین بھی اس حوالے سے بڑا واضح ہے۔ حکومت پنجاب نے مالی سال 2013-14 سے اب تک مجموعی طور پر 3۔ ارب 42 کروڑ روپے کی رقم اقلیتی برادری کی بہبود کے لئے مختص کی تھی۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں مزید ایک ارب 16 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے ذریعے اقلیتی آبادی پر مشتمل علاقوں کے لئے شہری سہولیات کی فراہمی اور اقلیتی عبادت گاہوں کی تزئین و آرائش اور قبرستانوں کی بحالی کی جائے گی۔ یہاں میں اس بات کا اعادہ کرنا چاہوں گی کہ مزید وسائل کے ذریعے پہلے سے جاری اقدامات جیسے اقلیتی طلباء و طالبات کے لئے تعلیمی وظائف کا اجراء، سرکاری ملازمتوں میں پانچ فیصد خصوصی اقلیتی کوٹا، سستے کرسمس بازار، سکھ و ہندو برادری کے لئے مذہبی تہوار پر سہولیات، عبادت گاہوں کی سلامتی اور کسی بھی قسم کے مذہبی امتیاز سے پاک ماحول کی فراہمی کے لئے حکومت اسی تسلسل سے کام کرتی رہے گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے جنرل کا جو یار ہے غدار ہے،

غدار ہے اور مودی کا جو یار ہے غدار ہے، غدار ہے کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم، شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر!

66. پنجاب حکومت کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ نئے ٹیکس لگانے کی بجائے ٹیکس دہندگان کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور محصولات کے مجموعی نظام کو بد عنوانیوں اور بے قاعدگیوں سے پاک کیا جائے۔ صوبے کے عوام پر ناروا بوجھ ڈالے بغیر حکومتی وصولیوں میں خاطر خواہ اضافہ کر کے ترقیاتی سرگرمیوں کے لئے اضافی فنڈز مہیا کئے جاسکیں۔ صرف ایک مثال کے طور پر میں یہاں محکمہ معدنیات کے نان ٹیکس ریونیو میں اضافے کا ذکر ضرور کرنا چاہوں گی۔ معدنیات کی نیلامی کا نظام گزشتہ کئی دہائیوں سے انتہائی بااثر مافیائے زیر تسلط تھا جس نے اس شعبے میں لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر حکومت پنجاب کی

تشکیل کی گئی حکمت عملی کے نتیجے میں صرف ایک سال کے عرصے میں نیلامیوں کی رقم جو پیشتر ازیں صرف 3۔ ارب روپے تھی 10۔ ارب روپے تک جا پہنچی۔ اس ضمن میں وزیر قانون کی سربراہی میں معدنیات کی کابینہ کمیٹی کی کاوشیں انتہائی قابل تحسین ہیں۔ (اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائریکٹ کے سامنے کھڑے ہو کر مسلسل بیٹیاں بجاتے اور نعرے لگاتے رہے)

جناب سپیکر!

67. میں انتہائی خوشی سے یہ اعلان کرتی ہوں کہ حکومت پنجاب نے GST on Construction Services پر سیلز ٹیکس کی شرح 16 فیصد سے گھٹا کر 5 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس سے پنجاب میں تعمیراتی صنعت مزید grow کرے گی۔ اسی طرح حکومت پنجاب نے نئی کاروباری فرموں کے لئے ہر قسم کی رجسٹریشن فیس ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان اقدامات سے صوبہ بھر میں سرمایہ کاری کو فروغ حاصل ہوگا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

68. پنجاب حکومت آئندہ مالی سال میں 25۔ ارب روپے مالیت کے انوسٹمنٹ بانڈ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مارکیٹ میں خرید و فروخت کے ساتھ ساتھ ان بانڈز میں اداروں اور عوام الناس کو بھی سرمایہ کاری کی اجازت ہوگی۔ ان بانڈز کے اجراء اور ان سے حاصل ہونے والی رقم کے ترقیاتی کاموں پر خرچ ہونے سے ملک میں بچت (savings) اور سرمایہ کاری (انوسٹمنٹ) کو فروغ ملے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

69. سرکاری ملازمین حکومتی مشینری کا اہم ترین ستون ہیں۔ حکومت نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں ایڈہاک الاؤنس 2010 کو ضم کرنے کے بعد 10 فیصد اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کی پنشن بھی 10 فیصد کی شرح سے بڑھائی جا رہی ہے۔ اسی طرح سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور الاؤنسز کا ایک جامع review کرنے کے لئے حکومت پنجاب ایک Pay Commission کے قیام کا بھی اعلان کرتی ہے۔ یہ کمیشن تمام

شعبہ جات کا جامع review کر کے اگلے بجٹ کے لئے تنخواہوں اور الاؤنسز کے حوالے سے اپنی تجاویز حکومت کو پیش کرے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

70. میرے لئے یہ امر باعث خوشی ہے کہ میں نے اپنی حکومت کا پانچواں اور انتہائی اہم بجٹ پیش کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ بلاشبہ یہ میرا یہ اور پچھلے تمام بجٹ عوام دوست، متوازن اور ترقیاتی رہے۔ میں تہ دل سے شکر گزار ہوں کابینہ کے اراکین کی، محکمہ خزانہ، محکمہ پلاننگ اینڈ ویلپمنٹ کے افسران اور ماتحت عملہ کی جنہوں نے دن رات سخت محنت کر کے اس بجٹ کو حتمی شکل دی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

71. میں یہاں پر حکومت پنجاب کی ترقیاتی حکمت عملی اور احسن حکمرانی کا حوالہ دیتے ہوئے خادم پنجاب کے عزم کو سلام پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے انتھک محنت، خلوص اور درددل کے ساتھ پنجاب کی خدمت کی نہ صرف نئی روایات قائم کیں بلکہ ان کو نئی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ انہوں نے مزدوری کرتے معصوم بچوں کے ہاتھوں میں اینٹ پتھر کی بجائے کتابیں تھما دیں۔ نوجوانوں کی آنکھوں میں نئے خواب سجادیئے۔ طالب علموں کو روشن مستقبل کی امید دی۔ اقلیتوں کو تحفظ اور مساوات کا یقین دلایا۔ خواتین کے حقوق کے لئے خصوصی قانون سازی اور ترقی برتاؤ کو رواج دیا۔ تعمیر و ترقی کی نئی رفتار اور نئے معیار متعارف کروائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

72. پنجاب کی قیادت اور پنجاب کے عوام محبت اور خلوص کے دو طرفہ رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ ان ناقابل شکست رشتوں کی بنیادیں خدمت کے ایک طویل سفر سے وابستہ ہیں۔ عوام کھوٹے کھرے میں تمیز کرنا جانتے ہیں۔ انہیں اپنے محسنوں کی بھی خبر ہے اور وہ ان سیاستدانوں کے چہرے بھی اچھی طرح پہچانتے ہیں جو دھرنوں اور لاک آؤٹس کے ذریعے افراتفری اور انتشار پھیلا کر پاکستان کی ترقی کا سفر کھوٹا کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ عوام آنے والے انتخابات میں بھی اسی جوش و جذبے کے ساتھ اپنا ووٹ اندھیروں کی بجائے



روشنی، پسماندگی کی بجائے ترقی، بد امنی کی بجائے امن و سکون اور آمریت کی بجائے جمہوریت کے حق میں استعمال کریں گے، جس کا مظاہرہ وہ گزشتہ انتخابات میں کر چکے ہیں۔

خدا کرے کہ مری ارض پاک پر اترے  
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو  
یہاں جو پھول کھلے، وہ کھلا رہے برسوں  
یہاں خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو  
خدا کرے کہ مرے اک بھی ہم وطن کے لئے  
حیات جرم نہ ہو زندگی وبال نہ ہو

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہمارے پاک وطن کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

پاکستان پائندہ باد  
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ سے درخواست ہے کہ وہ گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال 2017-18 پیش کریں۔

گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال 2017-18 کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال 2017-18 پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال 2017-18 پیش کر دیا گیا ہے۔ اب وزیر خزانہ گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2016-17 پیش کریں۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2016-17 کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2016-17 پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2016-17 پیش کر دیا گیا ہے۔

## مسودہ قانون

(جو پیش ہوا)

## مسودہ قانون مالیات پنجاب 2017

**MR SPEAKER:** Now, Minister for Finance may introduce the Punjab Finance Bill 2017.

**MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha):** Mr Speaker! I introduce the Punjab Finance Bill 2017.

**MR SPEAKER:** The Punjab Finance Bill 2017 has been introduced in the House.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ معزز ممبران کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سوموار مورخہ 5۔ جون 2017 سے سالانہ بجٹ پر عام بحث کا آغاز ہوگا۔ عام بحث کے لئے پانچ یوم مورخہ 5، 6، 7، 8 اور 9۔ جون 2017 مختص کئے گئے ہیں۔ آخر میں محترمہ وزیر خزانہ بجٹ پر عام بحث کو wind up کریں گی۔ جو ممبران بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ناموں کا اندراج سیکرٹری اسمبلی کے پاس مع تاریخ بھجوادیں۔ اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 5۔ جون 2017 دن 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔